سوال

(398) عورتوں کےلیے رش میں حجر اسود کو بوسہ دینا یا مردوں کے رش سے دور رہنا افضل ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سائل کہتا ہے میں نے بعض طواف کرنے والوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو حجر اسود کا بوسہ لینے کےلیے روانہ کرتے ہیں کیا ان کےلیے بوسہ لینا افضل ہے یا مردوں کے رش سے دور رہنا افضل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس سائل نے یہ عجیب امر دیکھا ہے تو میں نے اس سے بھی عجیب امر دیکھا ہے میں نے اس شخص کو دیکھا جو فرض نماز کی سلام پھیرنے سے پہلے ہی اٹھ جاتا ہے تاکہ وہ تیزی سے دوڑ کر حجر اسود کو بوسہ دے پس وہ اپنی فرض نماز کو، جو کہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے باطل کر دیتا ہے تاکہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے جو واجب نہیں ہے اور مشروع بھی نہیں ہے الا یہ کہ وہ طواف کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

یہ لوگوں کی جہالت ہے لوگوں کو یہ جہالت ایسی چمٹی ہوئی ہے کہ انسان کو اس پر افسوس ہوتا ہے پس حجر اسود کو بوسہ دینا یا استلام کرنا صرف طواف میں سنت ہے کیونکہ میں نہیں جانتا کہ طواف سے ہٹ کر حجر اسود کو استلام کرنا کوئی مستقل سنت ہے میں یہاں پر کہوں گا۔ کہ مجھے علم نہیں ہے اور میں اس شخص سے امید کرتا ہوں جو میرے علم کے خلاف علم رکھتا ہے کہ وہ ہمیں بھی وہ علم پہنچا دے اللہ اس کو جزائے خیر عطا کرے۔

تب ثابت ہوا کہ حجر اسود کا بوسہ طواف کے مسنون اعمال سے ہے پھر وہ بھی اس صورت میں جب اس میں کوئی اذیت نہ ہو۔ نہ طواف کرنے والے کو اور نہ دوسروں کو۔ اگر اس سے طواف کرنے والے یا کسی دوسرے کو اذیت پہنچتی ہو تو ہم دوسرے مرتبے کی طرف منتقل ہو جائیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مشروع قرار دیا ہے وہ یہ کہ بے شک انسان حجر اسود کو استلام کرے اور اپنے ہاتھ کو چوم لے۔ اور یہ مرتبہ بھی ممکن نہ ہو مگر اذیت اور مشقت کے ساتھ تو ہم تیسرے مرتبے کی طرف منتقل ہو جائیں گے جو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مشروع قرار دیا ہے اور وہ ہے اس کی طرف اشارہ کرنا پس ہم دائیں ہاتھ کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کریں گے اور ہاتھ کو بوسہ نہیں دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو یہی ہے اور جب یہ کام مشکل اور خطرناک ہو جیسا کہ سائل ذکر کر رہا ہے کہ عورتوں کو حجر اسود کا بوسہ لینے کےلیے بھیجا جاتا ہے حالانکہ بعض اوقات عورت حاملہ یا بوڑھی ہوتی ہے یا ایسی نو عمر بچی جو اس کی طاقت نہیں رکھتی یا بچے کو اٹھا کر بوسہ دلوانے کی کوشش کی جاتی ہے یہ تمام صورتیں ناپسندیدہ ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے خود

کرنے والوں کے لیے نقصان اور دوسروں کے لیے تنگی اور ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے یہ سارا کچھ یا تو حرام ہے یا کہ کم از کم مکروہ ضرور ہے۔

لہٰذا کسی بھی انسان کو، الحمدللہ جب اس مسئلہ میں وسعت ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے پس اپنے اوپر آسانی کرو سختی نہ کرو۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کریں گے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 338

محدث فتویٰ